حرام پرندے کا انڈا پانی میں ٹوٹ جائے تو پانی ناپاک ہو جائے گا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-541

تاریخ اجراء: 09ربیع الاول1446ھ/14ستمبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ چیل کا انڈا پانی سے بھری بالٹی میں گر جائے اور پانی کے اندر پھٹ جائے، تو کیا اس پانی سے وضو و غسل ہو سکتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ہر حرام بہتے خون والے جاندار کا انڈا نجس یعنی ناپاک ہوتا ہے، اور اس کا کھانا حرام ہوتا ہے۔ چیل چونکہ حرام بہتے خون والا پرندہ ہے، تو اُس کا انڈا بھی نجس اور حرام ہے، لہذا اگر چیل کا انڈا پانی سے بھری بالٹی میں گر کر پھٹ جائے، تو سارا پانی ناپاک ہو جائے گا اور اب اس پانی سے وضو و غسل نہیں ہو سکتا، کیونکہ جب قلیل یعنی دَہ دَردہ سے کم پانی میں نجس چیز شامل ہو جائے، تو سارا پانی ناپاک ہو جاتا ہے، اور وضو و غسل کے قابل نہیں رہتا۔

چیل حرام پرندہ ہے، کیونکہ وہ پنجے سے شکار کرتا ہے، اور ہر شکاری پنجے والا پرندہ حرام ہے، چنانچہ صحیح مسلم شریف کی حدیث مبارک ہے: ”عن ابن عباس، قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل ذي ناب من السباع، وعن كل ذي مخلب من الطير“ ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کیل والے درندے اور ہر شکاری پنجے والے پرندے کے کھانے سے منع فرمایا۔ (صحیح المسلم، جلد3، صفحہ1534، رقم الحدیث:16-(1934)، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

بدائع الصنائع میں ہے: ”وما لا يؤكل لحمه كالصقر والبازي والحدأة وأشباه ذلك“ ترجمہ: اور جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا، جیسے شکرا، باز، چیل اور اس جیسے پرندے۔ (بدائع الصنائع، جلد1، صفحہ62، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حرام بہتے خون والے جانور کا انڈا اس کے گوشت کے تابع ہو کر نجس اور حرام ہے، چنانچہ موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے:"وإن خرج البیض من حیوان غیر مأکول فمقتضی مذھب الحنفیۃ أنہ إن کان من ذوات الدم السائل، کالغراب الأبقع، فبیضہ نجس تبعا للحمہ، فلا یکون مأکولا وإن لم یکن من ذوات الدم السائل کالزنبور فبیضہ طاھر تبعا للحمہ" ترجمہ: اور اگر حرام جانور سے انڈا نکلا، تو مذہب حنفی کا تقاضا یہ ہے کہ اگر وہ جانور بہتے خون والا ہے، جیسے کوا، تو اس کے گوشت کے تابع ہو کر اس کا انڈا نجس ہے، تو وہ نہیں کھایا جائے گا۔ اور اگر وہ حرام جانور بہتے خون والا نہ ہو جیسے بھڑ تو اس کا انڈا اس کے گوشت کے تابع ہو کر پاک ہو گا۔ (الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، جلد5، صفحہ154، دار السلاسل، الکویت)

نجس چیز کے قلیل پانی میں پڑنے سے وہ پانی ناپاک ہو جاتا ہے، اگرچہ اس کا کوئی وصف تبدیل نہ ہو، چنانچہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے:"(وبتغیر أحد أوصافہ) من لون أو طعم أو ریح (ینجس) الکثیر ولو جاریا إجماعا، أما القلیل فینجس وإن لم یتغیر" ترجمہ: (نجس چیز کے پانی میں پڑنے) اور پانی کے اوصاف یعنی رنگ، ذائقہ اور بو میں سے کسی ایک کے بدلنے سے کثیر پانی ناپاک ہو جاتا ہے، اگرچہ وہ جاری ہو بالاجماع۔ بہر حال تھوڑا پانی تو وہ ناپاک ہو جاتا ہے، اگرچہ اس کے اوصاف میں سے کوئی وصف تبدیل نہ ہو۔ (تنویر الابصار مع درمختار، جلد1، صفحہ 367، دار المعرفۃ، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں:"ان النجس اذا وقع فی الماء القلیل المذھب قطعا شیوع النجاسۃ فینجس الکل وحینئذ" یعنی جب نجاست تھوڑے پانی میں گر جائے تو قطعی مذہب یہ ہے کہ نجاست تمام کو شامل ہو گی اور اس وقت وہ کل پانی نجس شمار ہو گا۔ (فتاوی رضویہ، جلد2، صفحہ164، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net